© rasailojaraid.com

چھوٹے لڑکون کی شادی

ہمارے دیار ہند مین اہل اسلام مین (بہ تقلید ہنود) نابالغ لڑکون کی شادی کا ایسا رواج ہے کہ جوان ہوکر شادی کرنا گویا امر معیوب ہوگیا ہے۔ حتی کہ جس لڑکے کی چھٹپن مین شادی نہ ہوجائے اُسکو جوان ہوکر اپنی قوم مین مُشکل سے رشتہ ملتا ہے۔

یہہ رسم مسلمانون کے مذہب ومعاشرت دونون کو **بہت ضرر** ونقصان پہنچاتی ہے۔

اوّل ضرر اسکا یہہ ہے کہ لڑکا شروع سنہ بلوغ سے (جو اسکی تکمیل وتحصیل کا وقت ہوتا ہے) اپنے عیش مین مصروف ہوجاتا ہے جس سے وہ تحصیل علم وہنر سے رہ جاتا ہے اور جب کچھہ اولاد ہوجاتی ہے تو وہ اس عیش کو بہی بہول جاتا ہے اور ٹکڑے کمانے کے فکر مین پڑجاتا ہے پہر اس بے علمی ونالائقی پر بجز ٹوکری اُٹھانے یا دوچار روپیہ کی نوکری کرنے کے اور کچھہ نہین کرسکتا۔ پہر اسمین ایسا مصروف ومستغرق ہوتا ہے کہ مذہبی فرائض وحقوق (نماز روزہ) کے ادا کرنے سے بہی رہ جاتا ہے۔

اور اگر اہل اسلام اپنی اولاد کی پہلے دین ودُنیادی علوم وفنون کی تعلیم کی تکمیل کرین پہر جب اِن علوم سے دینی ودنیوی نتائج پیدا کرین اور کسی اعلیٰ منصب دینی یا دُنیوی کو حاصل کرین تب اُنکے نکاح کا بندوبست کرین تو وہ اِس ذلّتِ دُنیادی و عذاب اخروی سے بچ سکین۔ جو لوگ اپنے بیٹون کی شادی کردینا اپنے ذمہ فرض سمجھتے ہین (جو خدا ورسول کے نزدیک فرض نہین ہے) اور ہزارہا روپیہ خرچ کرکے اِس فرض کو ادا کرتے ہین۔ اگر وہ بجائے اِس خیالی فرض کے اِنکی تعلیم کو فرض سمجھہ کر وہی روپیہ یا اس سے نصف یا ربع اِس تعلیم پر صرف کرین۔ اور شادی کرنا ان ہی کے ذمہ پر ڈالدین تو وہ اِس تعلیم کے ذریعہ سے عمدگی وشائستگی کے ساتھہ شادی کے

© rasailojaraid.com

مطبوعہ ناصر مطبع ... پریس ...

© rasailojaraid.com

سامان واسباب خود بہم پہنچا لین اور ضرورت اور موقع دیکھ کر اپنی شادی خود کر لین۔ ہمارے ہادی ورہنما نے (خدا تعالیٰ اور اُسکے رسول) نے ہمکو یہہ کہین ترغیب یا اجازت نہین دی کہ ہم بدون حصول لیاقت اپنے لئے یا اپنے چھوٹے بچون کے لئے سب سے پہلے نکاح کی فکر کرین پھر جو دینی یا دُنیاوی لوازم واسباب نکاح ہین انکی تلاش مین پڑین۔ بلکہ برخلاف اسکے صاف فرمایا ہے (چنانچہ صحیح بخاری وصحیح مسلم مین آچکا ہے)

عن عبد الله قال لنا رسول الله يا معشر الشباب من استطاع منكم الباءة فليتزوج فانه اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم يستطع فعليه بالصوم فانه له وجاء
(بخاری ص ۷۵۸ مسلم ص ۴۴۹)

کہ اے جوانون کی گروہ جو تم مین استطاعت رکھتا ہے وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح آنکھ وشرمگاہ کو بچاتا ہے۔ اور جسکو طاقت نہ ہو وہ روزہ رکھے اسکو وہی خصی کر دیگا۔

شارحین حدیث نے کہا ہے کہ استطاعت کے یہہ معنے نہین کہ صرف قوۃ باہ رکھتا ہو۔ یہہ معنے ہوتے

فيه حذف مضاف اى مؤنة الباءة من المهر والنفقة لان قوله ومن لم يستطع عطف على من استطاع ولو حمل الباءة على الجماع لم يستقم قوله فان الصوم له وجاء (مرقاة)

قلت (وانا ابو سعيد) ومن اراد به قوة الجماع فسر الاستطاعة بالقدرة على مؤنة الجماع فلا خلاف حقيقة ومآلا قال النووي اختلف العلماء في المراد بالباءة على قولين يرجعان الى معنى واحد اصحهما المعنى اللغوي و

تو استطاعت نہ ہونے کی حالت مین آنحضرت خصی ہونے کے لئے روزہ رکھنے کا ارشاد نہ فرماتے کیونکہ جو قوت باہ نہین رکھتا وہ خود خصی ہوتا ہے۔ اسکو روزہ سے خصی کرنے کی کیا حاجت ہے بلکہ اس سے مراد یہہ ہے کہ وہ اس قوت کو کام مین لانے کے اسباب وسامان (زوجہ کا مہر ونفقہ وغیرہ) بہم پہنچا سکے۔ اور جس نے اس سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حو الجماع فتقدیرہ من استطاع منکم الجماع لقدرتہ علی مؤنتہ وھی مؤون النکاح فلیتزوج ومن لم یستطع لعجزہ من مؤنتہ فعلیہ بالصوم لیدفع شھوتہ الخ شرح مسلم

قوت اجماع مراد رکھی ہے اسکے نزدیک بھی جماع کی استطاعت سے یہی مراد ہے کہ وہ اُس کے سامان واسباب بہم پہنچا سکے۔

یہہ ارشاد نبوی اس ارشاد خداوندی کے مخالف نہین ہے جو سورۂ نور مین ہوا ہے۔

وانکحو الایامی منکم والصالحین من عبادکم واماءکم ان یکونوا فقراء یغنھم اللہ من فضلہ۔ (نور ۴۶)

کہ تم اپنے نیک غلامون اور لونڈیون کے نکاح کردو۔ اگر وہ فقیر ہین تو خدا انکو اپنے فضل سے غنی کریگا۔

کیونکہ اس ارشاد مین یہہ بیان نہین ہے کہ وہ ایسے فقیر ہون جن مین مال پیدا کرنے کی اور خانہ داری کے سامان واسباب بہم پہنچانے کی طاقت ولیاقت بھی نہو بلکہ خدا یتعالی کا انکو نیک کہنا۔ اور اپنے فضل سے انکو غنی کردینے کی بشارت ووعدہ دینا اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ان مین غنی ہونے کی (جو نکاح کے لئے ایک لازم امر ہے) لیاقت موجود ہے۔ اسی نظر سے خدا یتعالی نے اسکے ساتھہ ہی فرمایا ہے کہ جو لوگ

ولیستعفف الذین لا یجدون نکاحا حتی یغنیھم اللہ من فضلہ (نور ۴۶)

نکاح اپنے کا سامان نہ پاوین وہ صبر کرین یہانتک کہ خدا یتعالی انکو اپنے فضل سے غنی کردے۔

ایک حدیث مین ذکر ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کرنا چاہا۔ آن

عن سھل بن سعد قال قامت امراۃ فقالت یا رسول اللہ انھا قد وھبت نفسھا لک فلم یجبھا۔ فقام رجل فقال یا رسول اللہ انکحنیھا قال ھل عندک من شیٔ قال لا

حضرت نے ارشاد فرمایا تیرے پاس کچھہ مال ہے اس نے عرض کیا کچھہ نہین ہے آپ نے فرمایا جا کچھہ تلاش کر کچھہ نہ ہو تو لوہے کی انگوٹھی ہی سہی۔ وہ گیا پھر آیا۔

© rasailojaraid.com

+ اسلئے کہ نالائق فقیر کا نیک ہونا مشکل ہے کیونکہ حکم کاد الفقر ان یکون کفرا اسکا بیدین ہوجانا بھی ممکن ہے ۱۲ حاشیہ

© rasailojaraid.com

قال اذهب فاطلب ولو خاتما من حديد فذهب فطلب ثم جاء فقال ما وجدت شيئا ولا خاتما من حديد فقال هل معك من القرآن شي قال هي سورة كذا وكذا قال اذهب فقد انكحتكها بما معك من القرآن صحیح بخاری ص ۷۷۲۔

اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے لوہی کی انگوٹھی بھی نہین پائی۔ آن حضرت نے فرمایا تجھے کچھہ قرآن کا بھی علم ہے۔ اسنے عرض کیا ہان یا رسول اللہ فلان فلان سورتین یاد ہین۔ آن حضرت نے فرمایا ہم نے تجھہ سے انکے سبب (یا عوض) اس عورت کا نکاح کیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح کے لئے اول تو مال کا ہونا ضروری ہے۔ اور اگر مال نہ ہو تو علم بھی اسکے قایم مقام ہوسکتا ہے کیونکہ وہ عاجل یا آجل دینی یا دنیوی کا ذریعہ ہے اور لیاقت کا وسیلہ ہے۔

ایک حدیث مین آیا ہے کہ ایک عورت (فاطمہ بنت قیس) نے معاویہ اور ابوجہم سے نکاح کرنے کی بابت آن حضرت سے مشورہ چاہا تو آن حضرت نے فرمایا کہ ابوجہم تو ہر وقت اپنی لاٹھی کندہے پر رکھتا ہے۔

عن فاطمة بنت قيس قالت ذكرت له ان معاوية بن ابى سفيان وابا جهم خطباني فقال رسول الله اما ابو جهم فلا يضع عصاه عن عاتقه واما معاوية فرجل صعلوك لا مال له انكحي اسامة بن زيد (مسلم ص ۴۸۳ جلد ۱)

یعنے عورتون کو مارتا رہتا ہے۔ اور معاویہ فقیر ہے مالدار نہین ہے۔ تو اسامہ بن زید سے نکاح کر۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لیاقت مالداری کے موجود ہونے پر بھی دم نقد مالداری کو ترجیح ہے۔ امیر معاویہ مین مالدار ہونے کی لیاقت تو ایسی تھی کہ انہون نے حضرت علی مرتضی سے خلافت کو چھین لیا۔ اور اسلام مین اول الملوک کہلایا۔ پر دم نقد مالدار نہ ہونے کے سبب آن حضرت نے اسامہ بن زید کو ان سے مقدم کیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایک حدیث مین آیا ہے کہ آن حضرت نے سعد بن ربیع انصاری اور عبد الرحمن بن عوف (جو عشرہ مبشرہ سے تہی) رابطہ دوستی واخوت اسلامی کر دیا تھا جس پر سعد نے

عن انس قال لما قدم عبد الرحمن بن عوف آخی النبی صلعم بینه وبین سعد بن الربیع الانصاری وعند الانصاری امرأتان فعرض علیه ان یناصفه اهله وماله فقال بارک الله لک فی اهلک ومالک دلونی علی السوق فاتی السوق فربح شیئا من اقط وشیئا من سمن فراه النبی صلعم بعد ایام وعلیه وضر من صفرة فقال مهیم یا عبد الرحمن فقال تزوجت انصاریة

صحیح بخاری ص ۷۵۹

چاہا کہ اپنی دو عورتون سے ایک کو طلاق دیکر عبد الرحمن بن عوف سے اسکا نکاح کرا دے عبد الرحمن بن عوف نے جواب دیا کہ خدا تمہارے عیال مین تمہین برکت دے مجھے تم بازار بتاؤ۔ پس وہ بازار آئے۔ اور اسمین چند روز پنیر وگھی وغیرہ کی تجارت کی جب کچھہ مال پیدا ہوا تو نکاح کر لیا۔

اس حدیث مین صاف بیان ہے کہ اکابر صحابہ باوجود لیاقت وکمال علمی نکاح پر جرات نہ کرتے جب تک کہ کچھہ مال واسباب نکاح بہم نہ پہنچا لیتے۔

بالجملہ ان احادیث سے ثابت ہے کہ بلا حصول لیاقت استطاعت اسباب وسامان نکاح نکاح کا طالب ہونا اور نادان ونالائق بچون کے پانون مین نکاح کی بیڑی ڈال دینا ہدائیت بانی اسلام وسیرت سلف اہل اسلام کے مخالف ہے۔

افسوس اس ہدائیت وسیرت اسلام واسلاف اسلام کو مسلمانون نے چھوڑ دیا اور غیر مذہب اقوام نے اسکو سیرت بنا لیا۔

انگریزون کو دیکھو اپنی اولاد کی تعلیم کو (دینی نہ سہی دنیوی سہی) سب سے مقدم کرتے ہین۔ جسقدر ہمارے بھائی مسلمان اپنی اولاد کے بیاہ شادیون پر روپیہ خرچ کرتے ہین وہ اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت مین صرف کرتے ہین۔ جب وہ تحصیل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علوم کی تکمیل کر لیتے ہین تو انکو تحصیل مال (بذریعہ نوکری و تجارت) کی طرف متوجہ کرتے ہین - جب وہ لاکھون یا ہزارون روپیہ کے مالدار ہوجاتے ہین تب شادی کا خیال کرتے ہین پھر اس لیاقت و جمعیت کے ذریعہ سے اس شادی سے بے فکری و خوشی کے ساتھہ کامرانی کرتے ہین - انگریزون مین ہزارون مین ایک ہوگا جو قبل تکمیل تحصیل و علم و زر کے شادی کر بیٹھا ہو پھر بیوی بچون کی تربیت و خبرگیری کے لیئے ٹوکری اُٹھاتا ہو یا دو چار پانچ کی نوکری مین مارا مارا پھرتا ہو -

اور مسلمانون مین ہزارون ایسے ہین جنکے ماں باپ ہزارون روپیہ قرض اُٹھاکر انکی شادی کردیتے ہین اور اُنکی تعلیم مین ایک روپیہ خرچ نہین کرتے - جب وہ بلوغت کو پُہنچتے ہین تو چند روز عیش مین مصروف ہوتے ہین - جب باپ مرا یا بیکار ہوا اور اُنکے گھر مین کوئی لڑکا بالا پیدا ہوگیا تو انکو سب سے پہلے اس قرض کا غم ہوا جو اُنکی شادی پر اُٹھایا گیا تھا - باپ کا گھر تو اُسکے ادا کرنے مین فروخت ہوا پھر بیٹے کا بالا ٹپرا - پھر کسی نے کُھرپا کسی نے کلھاڑہ کسی نے کھرپہ کسی نے ٹوکرہ ہاتھہ مین لیا - اور رات دن سر پٹخا - پھر اتنا مال ہاتھہ مین نہ آیا جسمین کُنبہ کا پیٹ بھرے - پھر رات دن میان کو بیوی نے اور بیوی بچون کو میان نے کوسنا شروع کیا کہ خدا تمہین غارت کرے جنہون نے ہمکو اس جنجال مین پھنسایا - کبھی اس نامہربان باپ کو (جس نے علم نہ سکھایا تھا) ہی کچھہ سُنادیا کہ خدا اسکا جہنم گھر کرے جس نے ہمکو کسی لائق نہ بنایا اور بیاہ مین پھنسایا - اور کبھی اپنی ابتداء جوانی کا جوش و عیش یاد آگیا - اور اس مصرعہ کو مرثیہ بنایا ہے کہ عشق آسان نمود اول ولے اُفتاد مشکلہا -

اے مسلمانان اب بھی سمجھو - اپنے پیغمبر کی ہدائیت و اپنے اسلاف کی سیرت پر چلو - اور اپنے حال زار پر کچھہ عبرت پکڑو اور رحم کرو -

دوسرا [illegible] کا اُن امور مین جو نکاح سے

© rasailojaraid.com